

رہے ہیں، تو کس مصیبت میں پڑ گیا ہے؟ جسے محبوب بنائے بیٹھا ہے اسے
 نہ خدا سے کوئی واسطہ ہے، نہ وفا سے۔ وہ منکر بھی ہے اور بے وفا بھی۔
 تیرا دین بھی برباد ہو گا اور دل بھی عمر بھر بے وفائی کی کھوکریں کھائے گا۔
 مرزا ان سمجھانے والوں کی بات کاٹتے ہوئے کہتے ہیں: اچھا بھئی! ہم نے
 مانا، ہمارا محبوب کافر بھی ہے اور بے وفا بھی لیکن تم میں سے جسے اپنا دین
 اور اپنا دل پیارا ہے، وہ اس کی گلی میں کیوں جائے، جہاں دونوں برباد ہونگے
 ہم تو دین و دل دونوں برباد کر چکے۔ ہمیں تمہاری نصیحتوں کی ضرورت نہیں۔
 مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ اس زمین میں یہ شعر بھی بیت الغزل
 ہے۔ اس معاملے کی طرف اشارہ ہے کہ لوگ سمجھا رہے ہیں اور یہ ان کی
 بات کاٹ رہے ہیں۔

۹۔ شرح: غالب اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اب وہ اپنے
 کسی رفیق کی زبان سے دوستوں، عزیزوں اور ماتم داروں کو سمجھا رہے ہیں
 کہ بھئی! نزار زار رونے اور ہائے ہائے کرنے سے کیا فائدہ ہے؟ کیوں
 اس طرح ماتم کیا جائے؟ ایک خستہ حال غالب کے بغیر دنیا کے کون
 سے کام رک جائیں گے؟ ماتم چھوڑو اور صبر سے کام لو۔

۱۔ شرح:
 میں نے پوچھا کہ بوسہ
 کیونکر لیا جاتا ہے؟
 تو نے دور سے مجھے
 ایک منہ بند یعنی
 ناشگفتہ کلی دکھا دی
 اس کے دکھانے سے
 غنچہ ناشگفتہ کو، دور سے مت دکھا کہ یوں
 بوسے کو پوچھتا ہوں میں، منہ سے مجھے بتا کہ یوں
 پرستش طرز دلبری کیجیے کیا کہ بن کے
 اس کے ہر اک اشارے سے نکلے ہے یہ ادا کہ یوں